ماہِ تمام
نگہت سیما

ماہ تمام

مکمل عورت کی صحیح Defination کیا ہے۔ میں آج تک نہیں جان سکا۔ آدھی عورت، کس طرح کی عورت کو کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں۔ لیکن اماں کہتی تھیں۔

"فرحین ایک مکمل عورت ہے فرید علی! پوری سموچی عورت! ایسی عورت جو مرد کے لیے سرتاپا سکھ ہوتی ہے، راحت ہوتی ہے۔ جو مرد کے دکھ اوڑھ لیتی ہے۔ اپنا تن من بھلا دیتی ہے اور چپکے چپکے اس اور اس کے بچوں کی خدمت کیے جاتی ہے اور اس سے محبت کیے جاتی ہے۔

صرف اسی سے نہیں، اس سے وابستہ ہر شے سے، ہر ہستی سے۔۔۔۔۔۔

لیکن مجھے فرحی کبھی ایک مکمل عورت نہیں لگی۔

کہیں کوئی کمی تھی اس میں حالانکہ ان بیتے ہوئے چھ سالوں میں فرحین نے مجھے

بہت سکھ دیا۔ کبھی مجھ سے شکایت نہیں کی، جھگڑا نہیں کیا، فرمائیش نہیں کی اور میری محدود آمدنی میں گھر خوش اسلوبی سے سنبھالا۔ بچوں کی اور میری ہر ضرورت کا خیال رکھا۔

میرے دونوں بچے بہت پیارے، شائستہ اور ذہین ہیں۔ ان کی تربیت میں فرحین نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ان کی پڑھائی کا خیال رکھنا۔ انہیں ہوم ورک کروانا، ناشتہ بروقت تیار کرنا۔ یونیفارم صاف ستھرا اور استری شدہ ہو، لنچ ساتھ ہو۔ اسے ہر بات کا خیال رہتا ہے۔

ان چھ سالوں میں اس نے کبھی کوئی ایسا موقع نہیں دیا کہ میں اسے کچھ کہہ سکوں، جھگڑ سکوں۔

شادی کے تقریباً دو سال بعد ایک روز اماں نے مجھ سے پوچھا۔ "فرید! تمہیں فرحین سے کوئی شکایت تو نہیں"؟

بہت سوچنے کے بعد بھی مجھے ایسی کوئی شکایت نہیں ملی تھی جو میں اماں کو بتا کر احساس دلا سکوں کہ ان کا انتخاب غلط تھا۔

شادی کے دو ماہ بعد ہی میری ٹرانسفر ہو گئی تھی اور اماں نے زبردستی فرحین کو

بھی میرے ساتھ ہی بھیج دیا۔ میں دل ہی دل میں اماں کی عقلمندی کا قائل ہو گیا تھا۔ مجھے کبھی دفتر سے دیر نہیں ہوئی تھی۔ مجھے کپڑے ہمیشہ استری کئے ہوئے ملتے تھے جنہیں فرحین رات کو ہی استری کر کے لٹکا دیتی تھی۔ دفتر سے واپس آتا تو گھر میں پہننے کے لئے شلوار قمیض واش روم میں لٹکے ہوتے۔

جوتے پالش کیے ملتے۔ مجھے کبھی اپنے موزے تلاش نہ کرنے پڑتے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ مجھے ناشتہ بروقت نہ ملا ہو یا دفتر سے آنے پر کھانا تیار نہ ہو۔ گھر گندا ہو یا پھر خود فرحین میلی کچیلی ہو۔ میں ایک دو احباب کے ہاں دیکھا تھا کہ ان کی بیویاں ان کے ذوق جمال کا خیال نہیں رکھتیں۔ گو گھر صاف ستھرا ہے، بچے سجے سنورے ہیں۔ کھانا بھی بنا ہے لیکن خاتون خانہ خود میلے کپڑوں اور الجھے بالوں میں شوہر کا استقبال کر رہی ہیں۔ وہ بے چارا تھکا ماندا گھر آیا تو اس حلیے میں دیکھ کر اس کا جی برا ہوتا ہے لیکن فرحی تو ہمہ وقت یوں صاف ستھری نکھری رہتی جیسے ابھی ابھی ڈرائی کلین کی مشین سے نکلی ہو۔

"نہیں اماں!" میں نے آہستگی سے کہا تھا۔ "فرحی نے کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔"

اماں کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھیں اور چہرے پر ایک مغرور سی چمک آ گئی
تھی۔

"میں نے کہا تھا نا کہ فرید کہ فرحی ایک مکمل عورت ہے۔"

ہاں شاید اماں نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ وہ ایک مکمل عورت ہے۔

لیکن جانے کیا بات ہے، جب میں گھر میں ہوتا ہوں، اپنے کمرے میں، برآمدے
میں کہیں بھی بیٹھا فرحی کو ادھر ادھر مختلف کاموں میں مشغول چلتے پھرتے دیکھتا
ہوں تو دل میں ایک ہوک سی اٹھتی ہے۔

پتا نہیں کیوں۔ جیسے کہیں کچھ تو ہے، جو نہیں ہے۔ کوئی کمی ہے۔ لیکن کیا کمی
---------۔ میں اکثر سوچتا ہوں۔

فرحی بہت خوبصورت تو نہیں لیک پر کشش ہے جو وہ لائیٹ سا میک اپ کرتی ہے یا
پھر صرف لپ اسٹک ہی لگا لیتی ہے تو نگاہ لمحہ بھر کو اس کے چہرے پر ٹھہر سی جاتی
ہے اور جب کسی فنکشن میں وہ اپنے لمبے سیاہ بالوں کو کھلا چھوڑ دیتی ہے تو دل
وہیں کہیں اس کی سیاہ زلفوں میں اٹک جاتا ہے۔

اور پھر اماں نے بھی کہا تھا۔ "عورت کی ظاہری خوبصورتی اتنی اہم نہیں ہوتی، یہ

صرف چار دن کی چاندنی ہے۔ اصل حسن تو عورت کے اندر ہوتا ہے۔ اس کا سلیقہ، اس
کی محبت، اس کا رکھ رکھاؤ، اس کا برتاؤ، حسن اسی میں ہوتا ہے فرید! باقی ظاہری
حسن تو چار دن کی چاندنی ہے۔ تم نے کبھی غور کیا، بعض بہت خوبصورت عورتوں
کے گھر نہیں بس پاتے تو کیوں، صرف اس لیے کہ گھر بسانے میں صرف
خوبصورتی کام نہیں آتی، کچھ اور بھی درکار ہوتا ہے۔ تمہارے ابا کہا کرتے تھے کہ
عورت خوبصورت ہو یا کم صورت، شادی کے کچھ عرصے بعد ساری عورتیں ایک
سی لگنے لگتی ہیں۔"

لیکن پتا نہیں کیوں میں نے کئی بار سوچا کہ ارینہ شادی کے سو سال بعد بھی مجھے
خوبصورت ہی لگتی میں نے غیر ارادی طور پر کئی بار ارینہ اور فرحین کا مقابلہ کیا
کبھی تو فرحین کا پلڑا آسمان سے جا لگتا اور کبھی ارینہ کا------

میں نے کئی بار فرحین پر بلاوجہ غصہ ہونے کی کوشش کی شاید اس لیے کہ وہ
فرحین تھی، ارینہ نہیں------۔ لیکن وہ بھی عجیب عورت ہے، اس نے پلٹ
کر کبھی جواب نہیں دیا۔

"دوست، احباب میری زندگی پر رشک کرتے ہیں اور اماں کہتی ہیں، وہ ایک مکمل

عورت ہے لیکن پھر میرے اندر سے ایک ہوک سی کیوں اٹھتی ہے، ایک درد سا ہے، حسرت کی طرح کا کہ کاش اس کی جگہ کوئی اور ہوتا۔۔۔

میں نے آنکھیں بند کر کے کئی بار تصور میں فرحین کی جگہ ارمینہ کو چلتے پھرتے اور کام میں مشغول دیکھا ہے۔ حالانکہ اماں کو وہ مکمل عورت نہیں لگی تھی۔

"وہ آدھی عورت ہے!" یہ اماں کے Comments تھے اس کے متعلق۔۔۔اور فرحین، اگر فرحین بھی مکمل عورت نہیں ہے تو پھر مکمل عورت کیسی ہوتی ہے؟

میں نے کئی بار اپنے آپ سے پوچھا اور پتا نہیں کیوں ہر بار ارمینہ سامنے آکھڑی ہوئی۔ اماں میری ضد پر ارمینہ کے لئے میرا رشتہ لے گئی تھیں لیکن انہوں نے مجھے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ارمینہ میں ایک مکمل عورت والی کوئی بات نہیں ہے۔

"وہ تو شو کیس میں کھڑی سجی سجائی گڑیا لگتی ہے۔ اس میں عورت پن نہیں ہے جیسے کٹھ پتلی ہو وہ۔"

مجھے ارمینہ کے متعلق اماں کے کمنٹس پسند نہیں آئے تھے لیکن اماں نے میری

بات رکھ لی تھی اس لیے میں خاموش رہا تھا۔

ارمینہ مرتضٰی میری کولیگ تھی۔ جب پہلی بار اس نے میری ٹیبل پر جھکتے ہوئے مسکرا کر "ہیلو!" کہا تھا تو شاید اسی وقت میرا دل اپنا اعتبار کھو بیٹھا تھا۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ اتنی کہ اگر کوئی شاعر اسے دیکھ لیتا تو شاید اس کے حسن کی تعریف میں دیوان کے دیوان سیاہ کر دیتا۔ نیلی آنکھیں جن کی گہرائیوں میں ڈوب جانے کو دل چاہے، ہونٹوں کی نزاکت ایسی کہ جنہیں دیکھ کر میر کا شعر یاد آئے۔ رنگت ایسی جیسے بلوریں جام کے پیچھے سے جھلکی اسٹرابیری کے ذائقے والی گلابی آئسکریم یا پھر میدے اور گلال کی آمیزش۔۔۔۔۔

پتا نہیں وہ اس قدر دلکش اور خوبصورت لڑکی مجھ پر کیوں اور کیسے مہربان ہو گئی تھی۔ اور پتا نہیں کب ہمارے درمیان محبت کا رشتہ اتنا مضبوط ہو گیا تھا کہ میں نے اس سے کہا۔

"مینا! میں اماں کو تمہارے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔"

"ہاں کیوں نہیں، میں تو خود منتظر ہوں کہ تم کب اماں کو بھیجتے ہو۔"

اماں نے سنا تو ایک لمحے کو چپ سی ہو گئیں۔

"فرید! میں نے تو فرحین کے لئے سوچ رکھا تھا۔ فرحی بہت سمجھ دار ہے۔ بہت سلیقہ مند ہے۔ بہت محبت کرنے والی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو اس کے ساتھ بہت خوش رہے گا فرید۔"

"نہیں اماں! میں صرف ارمینہ کے ساتھ ہی خوش رہ سکتا ہوں کیونکہ میں اسے پسند کرتا ہوں بلکہ محبت کرتا ہوں۔"

"اچھا ٹھیک ہے، جیسے تیری مرضی۔"

"اماں دی گریٹ!" میں نے انہیں بازوؤں میں پکڑ کر گھما ڈالا۔

"آپ اپنی لاڈلی بھانجی کو بہو بنانا چاہتی ہیں تو اس گھر میں سعید بھی ہے، اطلاعاً عرض ہے۔"

"جانتی ہوں، تو بڑا تھا اس لیے پہلے تیرے لیے سوچا۔"

انہوں نے برا سا منہ بنایا لیکن وہ ارمینہ کے ہاں میرا رشتہ لے کر چلی گئیں کیونکہ وہ نہ صرف ہم سب بہن بھائیوں سے محبت کرتی تھیں بلکہ ہماری دوست بھی تھیں۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ ایک مثالی ماں تھیں۔ میرا خیال تھا کہ اماں ارمینہ سے مل کر فرحین کو بھول جائیں گی۔ ارمینہ کا حسن ایسا ہی تھا۔ سحر زدہ کر دینے

والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھلا فرحین کا اس کے ساتھ کیا مقابلہ تھا۔

لیکن جب میں نے اماں سے پوچھا۔ "اماں ارمینہ آپ کو کیسی لگی؟" تو انہوں نے ایک افسردہ نظر مجھ پر ڈالی۔

"جہاں تک شکل و صورت کی بات ہے تو وہ لاکھوں میں ایک ہے۔ تمہیں پسند ہے تو میری رائے ضمنی ہو جاتی ہے۔"

"پھر بھی اماں بتائیں نا، اچھی لگی آپ کو۔" پتا نہیں کیوں میں اماں کے منہ سے ارمینہ کی

"بیٹا! تم احسن کے ساتھ خوش رہ سکو گی"؟

میرا خیال تھا وہ نفی میں جواب دے گی لیکن وہ خاموش ہی رہی۔

"بیٹا تم تو اتنی بولڈ ہو۔ تم اپنی امی سے کہہ سکتی ہو کہ تم میرے ساتھ خوش رہو گی اور۔۔۔۔۔۔"

"فرید، میں نے بتایا تھا امی کو لیکن شاید والدین ہمارے لئے بہتر فیصلہ کرتے ہیں اور بہتر سمجھتے ہیں۔"

ارمینہ کے رویئے سے میں بہت ڈس ہارٹ ہوا تھا اور کئی دن آفس نہیں جا سکا تھا۔

ان دنوں اماں نے میری بہت دلجوئی کی۔ وہ زیادہ سے زیادہ وقت میرے ساتھ گزارتیں۔ گھر کا سارا انتظام رخشہ (میری بہن) کے سپرد کرکے وہ میرے ساتھ مصروف رہتیں۔ ادھر ادھر کی ہزاروں باتوں سے میرا دل بہلانے کی کوشش کرتیں اور بیچ بیچ میں فرحین کی کوئی نا کوئی خوبی بھی بیان کردیتیں۔ اماں نے درحقیقت مجھے سنبھلنے میں بہت مدد دی، اگر وہ اس طرح مجھے نہ سنبھال لیتیں تو میں ٹوٹ جاتا۔

"فرحین ایک مکمل عورت ہے فرید! تم کہو تو میں آپا سے بات کروں؟" ایک روز اماں نے پوچھا۔

وہ ایک مکمل عورت تھی یا نہیں۔ اماں ضرور ایک مکمل ماں تھیں۔ انہوں نے مجھے دکھ کے اس منجدھار سے باہت نکالنے میں بڑی مدد کی۔

"ٹھیک ہے اماں!" میں نے سر جھکا دیا۔ اگر ارمینہ نہیں تھی تو کوئی بھی ہو، مجھے کیا فرق پڑتا تھا۔

اماں نے میرا مان رکھا تھا۔ میں نے اماں کا مان رکھ لیا لیکن سچ تو یہ ہے کہ کبھی کبھی دل میں ٹیس سی اٹھتی حالانکہ میرا گھر ایک مثالی گھر ہے۔ دوست احباب

میری زندگی پر رشک کرتے ہیں پھر بھی کبھی کبھی سوچتا ہوں، مکمل عورت کی Defination کیا ہے اور آدھی عورت کسے کہتے ہیں۔

کیا مجھے ارمینہ کو کھونے کا دکھ ہے؟

ایک بار میں نے خود سے پوچھا تھا اور میرے دل نے کہا تھا۔ "نہیں! اس لیے کہ اس نے خود اپنے راستے الگ کیے تھے میرے دل میں اس کے لیے کوئی جذبہ نہ تھا۔ پھر بھی فرحین کو گھر میں چلتے پھرتے دیکھ کر ایک ہوک سے اٹھتی کہ کہیں کوئی نہ ہونے کا احساس ہے۔

پھر چھ سالوں بعد اچانک میری ٹرانسفر کسی اور شہر میں ہو گئی۔ مجھے جس علاقے میں گھر ملا تھا، وہ خوبصورت علاقہ تھا۔ کشادہ کھلی سڑکیں، دورویہ درخت، تین بیڈروم کا خوبصورت گھر تھا۔ وسیع لان، کشادہ ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج۔ فرحین آتے ہی گھر کو سیٹ کرنے میں مصروف ہو گئیتھی۔ ابھی کچن میں سامان سیٹ نہیں تھا اس لیے میں کھانا لینے باہر نکلا تو اچانک میری نظر سامنے والے گیٹ کی طرف اٹھی۔

گیٹ پر ہاتھ رکھے باہر جھانکتی ہوئی۔ وہ ارمینہ تھی۔

اتنی ہی نازک اور دلکش۔۔۔۔

مہکتی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے کٹے ہوئے بال اس کے خوبصورت چہرے کو حصار میں لیے ہوئے تھے۔

ہونٹوں پر پرپل لپ اسٹک تھی۔

"ارے فرید تم!" اس کی نظر مجھ پر پڑی تو وہ گیٹ سے باہر نکل آئی۔

"تم مینا یہاں ہو۔۔۔۔۔۔۔اور بالکل ویسی ہی ہو۔ وقت تمہیں چھوئے بغیر گزر گیا ہے۔"

"تم بھی تو ویسے ہی ہو فرید۔ بس ذرا موٹے ہو گئے ہو۔ لگتا ہے تمہاری وائف تمہیں بہت مرغن غذائیں کھلاتی ہے۔" وہ ہنسی۔

اور پھر وہاں گیٹ پر کھڑے کھڑے ہی ہم نے ڈھیروں باتیں کر ڈالیں۔ میں نے اسے اپنے متعلق سب بتا دیا اور اس نے بھی۔ اس کے بھی دو بچے تھے۔ ایک بیٹی، ایک بیٹا۔ احسن نے چند ماہ پہلے پرانی جاب چھوڑ کر نئی جاب کی تھی اور یہ گھر خریدا تھا۔ میں نے کھلے گیٹ سے پورچ میں کھڑی نئی سیاہ مٹسوبشی لانسر دیکھی۔ گویا احسن نے بہت ترقی کی تھی جبکہ میری تنخواہ میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا تھا

اور ابھی بھی میرے پاس وہی پرانی بائیک تھی۔

"تم شام کو اپنی وائف کو لے کر گھر آنا۔ اس وقت تو احسن آفس میں ہے۔ بچے اسکول اور میں ذرا پارلر جا رہی ہوں۔"

شام کو میں تیار ہو کر اس کے ہاں جا پہنچا۔ احسن لاؤنج میں صوفے پر نیم دراز ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ وہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ دبلا ہو گیا تھا اور اس کے ہاتھ میں سگریٹ تھا۔ سامنے رکھی ایش ٹرے سگریٹ کے ٹوٹوں سے بھری تھی۔ میں نے نوٹ کیا، وہ بے تحاشا سگریٹ پینے لگا تھا۔ اس کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پوریں مسلسل سگریٹ پینے سے زرد ہو رہی تھیں حالانکہ جب وہ میرے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتا تھا تو بالکل سگریٹ نہیں پیتا تھا۔ وہ مجھے بڑی گرم جوشی سے ملا۔

"بھابی کو نہیں لائے یار۔"

"وہ گھر کی سیٹنگ میں مصروف تھی۔" میں نے بتایا اور وہ مجھے ڈرائنگ روم میں لے آیا۔

ڈرائنگ روم کو دیکھ کر میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ قیمتی فرنیچر، دبیز قالین اور کرسٹلکے ڈیکوریشن پیسز۔۔۔۔۔۔سب کچھ بہت مکمل تھا۔

"یار احسن تم نے بڑی ترقی کی غالباً تم ہیڈ کوارٹر میں تھے اس لیے۔"

"نہیں یار، کوئی خاص ترقی نہیں کی تھی۔ میں نے جب چھ ماہ پہلے جاب چھوڑی تو اسی سیٹ پر تھا۔"

"اور یہ سب۔۔۔۔۔۔۔"

"یہ سب مینا کا کمال ہے۔" وہ ہنسا۔ "میں تو ساری تنخواہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیتا ہوں۔ پتا نہیں کیسے کرتی ہے وہ یہ سب۔ اسے ہی شوق ہے۔ اسی کے کہنے پر میں نے جاب چھوڑی ہے۔ سیٹھ ماجد کا ذاتی بزنس ہے۔ تنخواہ پہلے کے مقابلے میں کچھ بہتر ہے۔ گاڑی وغیرہ بھی ملی ہے۔"

تب ہی ارینہ اندر داخل ہوئی۔ بلو ساڑی، سلیو لیس بلاؤز اور خوبصورت میک اپ۔۔۔

میری نگاہیں اس پر لمحہ بھر کو ٹھہر سی گئیں۔

"ارے فرید، تمہاری وائف نہیں آئی۔"؟

"ہاں کچھ مصروف تھی۔"

"کیا باتیں ہو رہی تھیں۔" وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"کچھ نہیں، میں بتا رہا تھا فرید کو کہ یہ سب تمہارا شوق ہے۔" احسن نے بتایا اور میرے اندر کسی احساس زیاں نے چٹکی لی۔

پھر میں وہاں جتنی دیر رہا، یہ احساس زیاں رہ رہ کر چٹکیاں لیتا رہا۔ اس کے بچے بھی بہت پیارے تھے۔ خوبصورت امپورٹڈ ڈریسز میں ملبوس۔۔۔۔ ان پر خوامخواہ پیار آتا تھا۔

میں گھر واپس آیا تو میرا دل بجھا بجھا سا تھا۔ عام سے لان کے سوٹ میں ادھر ادھر کام کرتی فرحین، مجھے عام سے بھی کمتر لگی۔ ڈرائنگ روم اور بیڈ روم میں اس کے جہیز کا اولڈ فیشن فرنیچر، چند گھٹیا ڈیکوریشن پیسز اور بچے بھی عام سے سادہ کپڑوں میں ملبوس لان میں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔

اس روز میں نے فرحین سے کوئی بات نہیں کی تھی لیکن اگلے چند ماہ میرا احساس زیاں بڑھ گیا تھا اور میں اس کا غصہ فرحین پر نکالتا حالانکہ اس کا تو کوئی قصور نہ تھا۔

ارینہ نے خود میرے ساتھ زندگی گزارنے سے انکار کر دیا تھا۔

ہم کبھی کبھار ایک دوسرے کے گھر میں آتے جاتے رہتے اور جس روز ایسا ہوتا،

اس روز میرا موڈ بہت خراب ہو جات اور میں بہانے بہانے فرحین کو برا بھلا کہتا رہتا اور اس کا ارمینہ

خوش نصیبی ہوتی ہے میرے یار۔ ارمینہ جیسی عورت نہیں۔ جس کوٹھی میں آج کل احسن رہتا ہے، وہ کوٹی سیٹھ ماجد نے گفٹ کی ہے ارمینہ کو اور یہ سارا ٹھاٹھ باٹ ارمینہ کی وجہ سے ہے۔ بے چارا احسن! "

مجھے یقین نہ آیا لیکن میرے اندر کچھ ٹوٹ سا گیا اور یہ محض اتفاق ہی تھا کہ اسی روز میں نے ارمینہ کو سیٹھ ماجد کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھے دیکھا۔

" وہ مکمل عورت نہیں ہے۔ شو کیس میں کھڑی سجی سنوری گڑیا ہے۔" اماں نے کہا تھا۔

اس روز میں بہت افسردہ تھا۔ آفس سے گھر آتے ہوئے میں نے کئی بار اپنے اس رویئے کے متعلق سوچا جو میں نے ان چند ماہ سے فرحین سے روا رکھے ہوئے تھا۔

میری تنخواہ بارہ ہزار تھی جس میں سے پانچ ہزار میں اماں کو بھجوا دیتا تھا اور سات ہزار فرحین کو دے دیتا تھا۔ ان ساتھ ہزار میں سے بھی کمیٹیاں ڈال کر فرحین نے

پچاس ہزار اکٹھے کر لیے تھے جو اس سال رخشی کی شادی پر کام آئے تھے شاید ارمینہ کے گھر کی شان و شوکت دیکھ کر میں اندھا ہو گیا تھا۔

میں شرمندہ سا گھر میں داخل ہوا تو پہلی بار گھر گندا نظر آیا۔ میرے کپڑے اور گیلا تولیہ ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر پڑے تھے۔ ڈائننگ ٹیبل پر صبح کے ناشتے کے برتن پڑے تھے۔ واش روم میں میرے گھر میں پہننے والے کپڑے موجود نہ تھے۔

" فرحی! " میں نے اسے آواز دی۔ " میرے کپڑے نکال دو۔"

" پلیز خود نکال لیں۔" وہ آٹے میں سنے ہاتھوں کے ساتھ آئی۔ " مجھے ابھی کھانا بنانا ہے۔"

" تم نے ابھی تک کھانا نہیں بنایا، بچے کیا بھوکے ہیں؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔" میں نے حیرت سے اسے دیکھا۔

" طبیعت ٹھیک ہے اور بچوں کو میں نے سینڈوچ بنا کر کھلا دیئے ہیں۔ میں دراصل ایک جاب کے لئے انٹرویو دینے گئی تھی۔ پرسنل سیکرٹری کی جاب ہے۔ پرکشش تنخواہ ہے۔ امید تو ہے جاب مل جائے گی۔ اگر مل گئی تو پھر نیا شیڈول سیٹ کر لوں گی۔ کھانا رات کو ہی بنا دیا کروں گی۔"

"مگر کیوں، تمہیں جاب کی کیا ضرورت ہے؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

" مجھے نہیں، آپ کو ضرورت ہے۔ آپ کا جی چاہتا ہے کہ گھر میں احسن بھائی کے گھر جیسا فرنیچر ہو۔ بچوں کے ڈریسز قیمتی ہوں، وہ بیڈ سیٹ جو ارمینہ کے بیڈ روم میں ہے وہ بچاس

ہزار سے زیادہ کا ہے۔ ایک ایک فانوس ہزاروں روپوں کا ہے اور صرف سات ہزار روپے میں یہ سب کچھ نہیں آسکتا فرید۔ میں بھی جاب کرلوں گی تو چند سالوں تک ہم کچھ بہتر اشیاء خرید سکیں گے۔"

"فرحی!" میں شرمندہ ہوگیا۔ "کوئی ضرورت نہیں جاب کرنے کی۔"

"لیکن میرے پاس جادو کی چھڑی نہیں ہے جسے گھمانے سے جو وہ سب کچھ مل جائے جس کی آپ کو خواہش ہے۔ آپ کو پتا ہے پردے، کشن، سب کچھ میں نے خود گھر میں سیا تھا اور تھوڑی بچت کرکے یہ کارپٹ خریدا تھا۔"

" پلیز فرحی، لیواٹ میں نے کہہ دیا نا کہ تمہیں جاب نہیں کرنا بس۔"

"جاب نہ کروں اور آپ کے طعنے، آپ کی باتیں سنتی رہوں۔ سب جانتی ہوں

میں، آپ ارمینہ سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ مجھے بتایا ہے اس نے۔ یہ دکھ ہے آپ کو اور اب پچھتا رہے ہیں۔ آپ کا مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پچھتاوا ہے تو اب کرلیں کسی امیر زادی سے شادی۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ " بھجوادیں مجھے گھر واپس اور ڈھونڈ لیں کوئی شہزادی جو آپ کے گھر کو ارمینہ کے گھر جیسا بنا دے۔"

"وہ بول رہی تھی اور رہ رہی تھی اور میرے اندر ہلکی ہلکی پھوار ہو رہی تھی۔
کیسی سکینت تھی۔

وہ خلش جو دل میں تھی، وہ کمی جو محسوس ہوتی تھی، یکایک ختم ہو گئی تھی۔ سارے خلا بھر گئے تھے۔

"فرحی!" میں نے اس کا ہاتھ پکڑا لیکن وہ ہاتھ چھڑا کر مڑ گئی۔

روٹھی اور خفا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دھواں دھار روتی ہوئی۔۔۔۔۔ جھگڑتی ہوئی۔۔۔۔۔

کیا یہی کمی تھی، کیا میں یہی چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے لڑے جھگڑے، ضدیں کرے، فرمائشیں کرے۔

میرے ہونٹوں پر بے اختیار سی مسکراہٹ آ گئی۔ روٹھنے اور منانے کا اپنا ہی الگ چارم ہوتا ہے۔ میں اسے منانے کے لیے اس کے پیچھے لپکا۔

مجھے نہیں معلوم کہ مکمل عورت کی Definition کیا ہے لیکن میں دل ہی دل میں اماں کی بات پر ایمان لے آیا کہ وہ ایک مکمل عورت ہے!

پوری سچی عورت!

ختم شد